تَفسِیرِ زُبروبیّنہ............ایک نادر علمی شاہکار

اردو زبان میں قرآن پاک کی پہلی تفسیر جو محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے دور میں ۱۲۵۳ھ میں لکھی گئی

ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی، ایم۔اے۔، پی ایچ۔ڈی

اردو میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ ۱۷۸٦ء میں شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے کیا تھا لیکن یہ ترجمہ اتنا لفظی اور مشکل تھا کہ مقبول نہیں ہوسکا۔ چنانچہ ۱۷۹۰ء میں شاہ عبدالقادر صاحب نے دوسرا ترجمہ کیا جو کافی سہل اور بامحاورہ تھا اور آج بھی پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ فورٹ ولیم کالج میں بھی مرزا کاظم علی جوانؔ نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا تھا، لیکن اب اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ کہا جاتا ہے کہ شاید دہلی میں حکیم شریف خان صاحب نے بھی قرآن پاک کا ترجمہ کیا تھا، جو زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکا۔

لکھنؤ میں قرآن پاک کا پہلا ترجمہ محمد علی شاہ کے زمانہ میں مولانا سید علی صاحب نے کیا۔ مولانا سید علی صاحب، مجدد مذہب جعفریہ حضرت غفران مآب مولانا سید دلدار علی صاحبؒ کے صاحبزادے تھے اور انھوں نے ولی عہد سلطنت ثریا جاہ امجد علی خاں کے حکم پر نہ صرف یہ کہ قرآن پاک کا اُردو میں ترجمہ کیا بلکہ ایک مکمل تفسیر بھی اردو زبان میں لکھی۔ جو پرانی مذہبی کتابوں کے بہت بڑے سائز پر ۲۴۴۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کا نام ''توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید'' ہے۔ لیکن اپنی مخصوص صنعت کے پیش نظر اسے ''تفسیر زبروبینہ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، **اردو زبان میں یہ قرآن پاک کی پہلی تفسیر ہے۔** اس سے قبل ہماری زبان میں کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔

یہ تفسیر سات جلدوں پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جلد اول: سورۂ بقرہ سے سورۂ النساء تک تعداد صفحات ٦۸۲

جلد دوم: سورۂ المائدہ سے سورۂ توبہ تک تعداد صفحات ۳۰۴

جلد سوم: سورۂ یونس سے سورۂ نحل تک تعداد صفحات ۳۰۸

جلد چہارم: سورۂ بنی اسرائیل سے سورۂ فرقان تک تعداد صفحات ۲۹۳

جلد پنجم: سورۂ الشعراء سے سورۂ یٰسین تک تعداد صفحات ۲۱۸

جلد ششم: سورۂ صافات سے سورۂ حجرات تک تعداد صفحات ۲۰۰

جلد ہفتم: سورۂ ق سے سورۂ والناس تک تعداد صفحات ۴۴۲

کل صفحات ۲۴۴۷

تفسیر کے مقدمہ میں مصنف نے ثریا جاہ امجد علی خاں (جو بعد میں امجد علی شاہ کے لقب سے بادشاہ اودھ ہوئے تھے) کی انتہائی تعریف کی ہے، جو نثر و نظم دونوں میں ہے۔ اسی ذیل میں انھوں نے سبب تصنیف بھی بیان کیا ہے۔ ہم

اس عبارت کو تمام و کمال نقل کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

''امابعد از جملہ برکاتِ عہد واوان سلطنت وابہت توامان سرد خواقین جہان، ملاذ قیاصر زمان، ملجائے اکاسر دوران، دارادربان، سکندرعزوشان، خاقان سکندر حشمت وخدیو سلیمان شوکت، قدر قدرت، فریدون عظمت، باسط بساط امن وہدایت، مرکز آسمان وقار عدالت، اعلیٰ حضرت، خورشید مرتبت، اعنی السلطان الاعظم والخاقان الاکرم ابوالفتح معین الدین سلطان عادل نوشیروان زماں۔

محمد علی شاہ

پادشاہ دوران خَلَّدَ اللّٰہُ مُلْکَہٗ وَسُلْطَانَہٗ وَاَفَاضَ عَلیٰ الْعَالَمِیْنَ بِرَّہٗ وَاِحْسَانَہٗ ایک یہ ہے کہ ہرگاہ بمصداق اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ شاہزادۂ آفاق گیر و ولی عہد بے نظیر، شمس تاباں، فلک سلطنت واقبال وقمر درخشان فضل وکمال، درِّ صدف عظمت وکامگاری، لعل بدخشاں ابہت نامداری، نونہال بوستان والا دودمانی، سرو حدیقہ عالی خاندانی، ثمرۂ شجرہ عظمت وسلطنت، رافع لوائے دین ودولت، موسس اساس کیش وملت، حامی دین خاتم الرسالت، سلطان جم سپاہ وخاقان گیتی پناہ، مروج مذہب آئمہ طاہرینؑ، حامی دین آئمہ معصومینؑ، مرکز محیط کرم گستری، قطب فلک مسکین پروری مشکل کشائے گرہ ہای کاربستگان، دستگیر دستہائے پژمردگان، برق تیغ باراں کے واسطے خرمن حیات معاندین کے سبب دخول دارالبوار ہے اور آب داری حسام جانستان ان کی بہ جہت سرہائے مخالفین ایک سیل بجانب مسکن بئس القرار ہے، وہ شجاعت نژاد کہ اگر کوئی تیغ غلاف میان سے کھینچے مثل بید برخود لرزنے لگے اور جو شخص کہ چار آئینہ عداوت در بر کرے صورت موت اپنی اس میں جلوہ گر پاوے، ہیبت اس کی سے لرزہ بردلیران روم وزنگ ہے اور فطانت اس کی سے انگشت حیرت در دہان دانشوران فرنگ۔

وَلِلّٰہِ دُرُّ مَنْ قَالَ

وہ یکتا ہے ہر یک فن وعلم میں
مثل ہے شجاعت میں اور حلم میں
عدالت سے اس کی ہے امن واماں
نہ لے خلق اب نامِ نوشیرواں
عصافیر کے خوف و دہشت سے یاں
لگاتا نہیں باز بھی آشیاں
جہاں دیکھو اب شہر میں در بدر
قلادہ بہ گردوں پھریں شیر نر
زبردست غالب نہیں زیر پر
کہ ڈرتا نہ ہووے نہ زیر و زبر
نہیں ہے کوئی ظلم آموختہ
کہ شاہیں کی ہے چشم تک دوختہ
شجاع جہاں صفدر روزگار
ممالک ستاں سرور نامدار
کرے کوئی گردن کشی کا خیال
تو اقبال اس کے سے ہو پائمال
رُخ اس کے سے نور سعادت عیاں
جبیں سے وفورِ شجاعت عیاں

کہ ہے رعب وصولت سے جس کی سوا
قوی پشتِ دین رسولؐ خدا

وَلِلّٰهِ دُرَّ مَنْ قَالَ

ثریا جاہ ہے عالی ہمم ہے
سکندر پاسباں دارا حشم ہے
فلک تمثال اس کا آستاں ہے
کہ اس در پر ملائک پاسباں ہے
شجاع وشیرافگن عدل گستر
شہ ضرغام صولت خلق پرور
حسام اس کی جو میداں میں علم ہو
چمک سے سر عطارد کا قلم ہو
عجب کیا شیر ہو روبہ کا دمساز
مکاں کنجشک کا ہو خانۂ باز
تعجب کچھ نہیں اس کا کہ صعوہ
بناوے باز کے گھر آشیانہ
ہے شہرہ چار سو عدل وکرم کا
ہے آوازہ ہر اک جانب حشم کا
نہیں مظلوم کو ظالم سے ڈر ہے
وہ منصف ہے کہ عالم بے خطر ہے
فصاحت ختم ہے عالی ہمم پر
بلاغت ختم ہے بحر کرم پر
ہے ادنیٰ خوشہ چیں سحبان وائل
کہ ہے خود ناطقہ تک اس کا قائل
یہی دین نبیؐ کا پاسباں ہے
محبِ آل احمدؐ بے گماں ہے
یہی ہے سالکِ راہ شریعت
یہی ہے رہروِشرع وطریقت
اسی سے جلوہ گر دینِ مبیں ہے
منوّر اس سے بس شرعِ متیں ہے
یہ دل ہے دوستدار آل عباؑ کا
محب ہے یہ شہید کربلاؑ کا
نہیں تعریف کی طاقت زباں کو
نہیں توصیف کی وسعت بیاں کو
یہی ہردم دعائے مومنین ہے
یہ مصروف دعا ہر پاک دیں ہے
ممد شہ شہیدؑ کربلا ہو
معاون مصطفیؐ و مرتضیؑ ہو

محیی مراسم الشریعت الغرّا، مشید قوانین ملت بیضا السلطان ابن السلطان والخاقان ابن الخاقان اعنی ابوظفر سپہر شکوہ، ثریا جاہ، صاحب عالم امجد علی خاں بہادر دام اقبالہٗ لازالت الرایات دولتہ مرتفقہ ورؤس اعداۂ مکسورۃ ہمورہ، ہمت والانہمت ان کی مصروف رواج دین آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے۔ لہٰذا ان ایام فجستہ انجام میں کہ سن ہزار ودوصد وپنجاہ وسہ ہجری ہے اس خاکسار کو کہ زائر ابن زائر یعنی سید علی بن فخر المجتہدین وقدوۃ المتکلّمین سید دلدار علی بن سید محمد معین النقوی اعلیٰ اللہ فی فرادیس الجنان مقامہما ارشاد ہوا کہ قبل ازین تفسیر کلام اللہ کہ زبان اردوئے

ہند میں تالیف ہوئی اور سیزدہ جز مرتب ہو کر بہ سبب بعضے موانع کے اتمام کو نہ پہنچی اس ہنگام میں اختتام کو پہنچا۔ بنا بریں دیباچہ اس تفسیر کو بنام نامی ملازمین مزین کر کے مشغول اتمام ہوا اور اس تفسیر کا **توضیح مجید فی تنقیح کلام اللّٰہ الحمید** نام رکھا۔''

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا سید علی صاحب نے پہلے کتاب کے تیرہ جز مکمل کر لئے تھے، لیکن پھر بعض موانع کی بنیاد پر یہ کام ترک کر دیا گیا تھا لیکن ثریا جاہ امجد علی خان ولی عہد سلطنت اودھ کے حکم سے ۱۲۵۳ھ میں انھوں نے دوبارہ تصنیف کا کام شروع کیا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ضخیم تصنیف کتنے عرصہ میں اختتام کو پہنچی، لیکن ۱۲۵۷ھ میں یہ چھپ چکی تھی جیسا کہ قطعۂ تاریخ اور اس سے متعلقہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہوتا ہے:

''توضیح مجید تفسیر فرقان حمید بزبان اردو عام فہم''

قطعہ تاریخ وقف تفسیر ہندی

حامیٔ مذہب آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین، مجتہد العصر والزمان اعنی جناب سید علی صاحب کہ بہ فرمائش آیۂ رحمتِ ذوالجلال سورۂ فتح واقبال ابوالظفر ثریا جاہ سپہر شکوہ بہادر دام اقبالہٗ تصنیف فرمودہ بودند در ۱۲۵۷ھ حلیہ طبع پوشیدہ بر مومنان وقف شد۔

ولی عہد فیاض زماں است
نمود اکثر کتب بر اہل دین وقف
چو ایں تفسیر مطبوع جہان ست
لہٰذا گشت بر اہلِ زمیں وقف
چو خاص وعام از دے بہرہ یابند
جہاں خوشنود شد از ہم چنیں وقف
ز امداد حسین ایں امر خیر است
شد از تحریک او ایں طبع وایں وقف
قبول از بہر سال وقف بنویس
بود تفسیر بہر طالبیں وقف
۱	۲	۵	۷	ھ

قطعہ تاریخ نواب مقبول الدولہ قبولؔ کا ہے، جو مطبع سلطانی کے ناظم تھے۔ ان کے قطعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نواب امداد حسین خاں کی تحریک پر جو اودھ کے وزیر اعظم بھی رہے ہیں، ولی عہد سلطنت نواب ثریا جاہ امجد علی خاں نے یہ تفسیر مطبع سلطانی میں چھپوا کے وقف قرار دی تھی اور بغیر کسی قیمت کے ارباب علم کو تقسیم کی گئی تھی۔

ثریا جاہ امجد علی خاں جو بعد میں امجد علی شاہ کے نام سے سریر آرائے سلطنت ہوئے بڑے دیندار اور متشرع حکمراں تھے۔ اور بادشاہ ہونے کے بعد انھوں نے تاریخ ہند میں پہلی بار ایک خالص شرعی حکومت قائم کی تھی۔ اس حکومت کے سارے محکموں میں افسران اعلیٰ علمائے کرام تھے۔ اور انھیں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ہر محکمہ میں شرعی قوانین نافذ کریں۔ چنانچہ آبکاری کا محکمہ بھی ایک عالم دین کے سپرد تھا۔ جس پر مشہور مرثیہ گو شاعر مشیرؔ نے یہ طنز کی تھی ؎

شراب جو نہ پئے آج کل وہ ناری ہے
جناب قبلہ وکعبہ کی آبکاری ہے

اسی شدید مذہبیت کا یہ نتیجہ تھا کہ امجد علی شاہ کو مذہبی

کتابوں کی تصنیف اور اشاعت سے خصوصی دلچسپی تھی۔ انھوں نے علماء سے کہہ کر بہت سی کتابیں لکھوائیں اور طبع کرائیں۔ انھیں کتابوں میں تفسیر توضیح مجید بھی شامل ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ اردو زبان میں قرآن مجید کی پہلی تفسیر ہے۔ قرآن پاک کے تراجم تو اردو میں اس سے پہلے بھی ہو چکے تھے، لیکن اردو میں تفسیر اور اتنی ضخیم تفسیر یہ پہلی ہی ہے۔ اور اپنی اس خصوصیت کے اعتبار سے کہ اس میں آیات قرآنی کے اعداد بہ حساب زبر اور بہ حساب بیّنہ نکال کے انھیں کے ہم عدد عبارتوں سے تفسیر کی گئی ہے۔ شاید یہ دنیائے اسلام میں اپنی آپ مثال ہے۔ عربی فارسی اور اردو میں قرآن پاک کی سیکڑوں تفسیریں موجود ہیں اور ان میں سے بعض اپنی خصوصیات کے اعتبار سے بے حد شہرت رکھتی ہیں۔

مولانا سید علی مرحوم کی یہ بدقسمتی ہے کہ انھوں نے اپنی تفسیر میں صنعت زبر و بینہ سے کام لے کر ایک بڑی جدّت وندرت پیدا کی ہے لیکن ان کی تفسیر پر لوگوں نے توجہ نہیں کی اور یہ معرکہ آرا ادبی، علمی و دینی شاہکار آج خمول گمنامی کا شکار ہے۔

مجھے اس تفسیر کا نسخہ کتب خانہ جنت مآب لکھنؤ میں ملا۔ بعض دوسرے کتب خانوں میں بھی اس کے نسخے موجود ہیں۔ لیکن دیمک کی نذر ہو رہے ہیں اس لئے کہ علمی اور ذہنی زوال کے اس دور میں اس قسم کی جگر کاریوں اور ژرف نگاریوں کی قدر کرنے والا کون ہے؟ صنعت زبر و بینہ میں مرزا دبیرؔ صاحب نے میر انیسؔ کی تاریخ وفات نکالی تھی۔ اور بس۔ اس کے بعد اس صنعت کو ہاتھ نہیں لگایا گیا۔ مولانا سید علی صاحب نے اپنی اردو تفسیر میں اس صنعت سے بے پناہ کام لیا۔ اور شاید اس اعتبار سے انھوں نے اردو کے ادبی ذخیرہ میں بھی ایک زبردست اضافہ فرمایا لیکن ہماری شومی قسمت کہ دوسرے تو کیا، خود ان کے خاندان کے موجودہ ارباب علم (الّا ماشاءاللہ) بھی ان کی کتاب کے نام تک سے واقف نہیں ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم قرآن پاک کے اس ترجمہ اور تفسیر پر کچھ روشنی ڈالیں، یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے کچھ حالات بیان کر دیئے جائیں۔

مولانا سید علی صاحبؒ مجدّد مذہب جعفریہ حضرت غفران مآب مولانا سید دلدار علی صاحبؒ کے دوسرے بیٹے تھے۔ حضرت غفران مآبؒ کے بڑے صاحبزادے سلطان العلماء مولانا سید محمد صاحبؒ بڑے پایہ کے عالم اور مجتہد تھے۔ اور اودھ کی تاریخ علمی میں ایک خاص مقام کے مالک تھے، ان کی دو کتابیں بارقہ ضیغمیہ اور ضربت حیدریہ بہت مشہور ہیں، حضرت سلطان العلماء ۱۷؍صفر ۱۱۹۹ھ کو پیدا ہوئے اور اس کے محض ڈیڑھ سال بعد ۸؍شوال ۱۲۰۰ھ میں مولانا سید علی صاحب کی ولادت ہوئی۔ سید علی صاحب نے ساری تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ اور اپنی خداداد ذہانت کے سبب سے ابتدائے نوجوانی ہی میں پایۂ اجتہاد پر فائز ہوگئے۔ ان کی جلالت علمی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ مولانا سید اعجاز حسین صاحب نے اپنی ایک کتاب میں ان کے لئے الامام الھمام اور السید السند کے سے عظیم اور گرانقدر الفاظ استعمال کرنے کے بعد ان کی مدح میں لکھا ہے:

''كَانَ عَالِمًا فَاضِلاً خَبِيْرًا بِالْمَعَانِيِ وَالْبَيَانِ وَاَقْضَا عَلَىٰ الْفُرُوْعِ وَتَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ قَارِيًا صَالِحًا مُتَدَيِّنًا''

(وہ عالم، فاضل، فن معانی وبیان سے واقف، احکام فقہیہ پر مطلع اور تفسیر قرآن کے ماہر، فن تجوید وقرأت میں کامل اور صلاح ودیانت کے جوہروں سے آراستہ تھے)

مولانا سید علی صاحب متعدد کتابوں کے مصنف تھے، جن میں رسالہ ردِّ اخبارئین، رسالہ در اثباتِ عزاداری، رسالہ در بحث فدک، رسالہ در اثبات متعہ اور رسالہ در علم تجوید وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۱۲۴۵ھ میں آپ نجف اشرف اور کربلائے معلیٰ تشریف لے گئے، جہاں آپ سے علماء ایران وعراق سے اہم علمی مذاکرات ہوئے، افسوس یہ ہے کہ ان علمی مباحثوں اور مناظروں کی کوئی تفصیل ہم تک نہیں پہنچی، واپسی میں آپ پھر تصنیف وتالیف میں مشغول ہوگئے۔ اور ۱۲۵۳ھ میں اپنی تفسیر مرتب کرنا شروع کی۔ یہ تفسیر یقیناً ۱۲۵۶ھ تک مکمل ہوگئی ہوگی۔ اس لئے کہ ۱۲۵۶ھ میں آپ دوبارہ عراق تشریف لے گئے اور وہیں ۱۲۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کربلائے معلیٰ میں روضۂ اقدس واطہر کے پھاٹک سے متصل آل صاحب ریاض کے قبہ میں مدفون ہیں۔

جہاں تک قرآن پاک کے ترجمہ کا تعلق ہے، مولانا سید علی صاحب کا ترجمہ مولانا رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کے تراجم کے مقابلہ میں کافی بہتر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا سید علی صاحب کے زمانہ میں زبان ترقی کرچکی تھی اور شمالی ہندوستان میں نثر نگاری کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا۔ آتش وناسخ کے ہاتھوں تصفیہ وتزکیہ زبان کی مہم تکمیل کی منزلیں طے کررہی تھی، اس لئے یہ ترجمہ اگر سابق تراجم کے مقابلہ میں زیادہ صاف اور شستہ زبان میں نظر آتا ہے تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔

اب میں ذیل میں بعض مختصر سوروں کا ترجمہ نقل کررہا ہوں جس سے یہ اندازہ ہوگا کہ مولانا سید علی صاحب اس میدان میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔

ملاحظہ ہو سورۂ حمد کا ترجمہ:

''ابتدا کرتا ہوں ساتھ نام خدا کے کہ رحمن ورحیم ہے تمام شکر ثابت ہے واسطے خدا کے کہ پالنے والا عالموں کا ہے، رحمن ہے، رحیم ہے، مالک روز قیامت کا ہے، تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم، ہدایت کر ہم کو راہ راست کو کہ راہ ان لوگوں کی ہے کہ انعام کیا ہے تو نے اوپر ان کے، نہ راہ ان لوگوں کی کہ غضب کیا گیا ہے اوپر ان کے اور نہ راہ گمراہوں کی۔''

سورۂ انا انزلنا کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

''بدرستیکہ نازل کیا ہم نے اس کو بیچ شب قدر کے، اور کیا جانا تو نے کہ کیا ہے شب قدر؟ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے، نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور جبرئیل بیچ اس کے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے ہر امر سے سلامتی ہے اس شب میں تا اینکہ صبح طلوع ہو۔''

سورۂ فلق کا ترجمہ:

''کہہ تو پناہ مانگتا ہوں ساتھ پروردگار سفیدۂ صبح کے

شر اس چیز سے کہ پیدا کیا اور بدی شب تاریک سے جس وقت آئے تاریکی اس کی اور شر پھونکنے عورتوں سے جو بیچ گرہ کے اور شر حسد کرنے والے سے جب حسد کرے۔

سورۂ والناس کا ترجمہ:

''کہہ تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ پروردگار آدمیوں کے بادشاہ مردمان کے معبود مردمان کے شر سے دیو وسوسہ کرنے والے کے ایسا کہ وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینہ ہائے آدمیوں کے جنات اور آدمیوں سے۔''

اب ہم سورۂ قل ھواللہ کا ترجمہ مع تفسیر کے نقل کر رہے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ مصنف کے انداز تفسیر پر روشنی پڑتی ہے بلکہ ان کا انداز تحریر بھی ہمارے سامنے آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

''شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے، بخشنے والے بڑے مہربان کے، کہہ تو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہیں پیدا کیا کسی کو اور نہ پیدا کیا گیا کسی سے اور نہیں ہے واسطے اس کے ہمتا کوئی۔

ابی بن کعب سے نقل ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گویا کہ اس نے ثلث قرآن پڑھا اور دس گنے اس شخص سے کہ جو ایمان لائے ساتھ خدا اور رسولؐ اور ملائکہ اور کتب اور قیامت کے حسنہ واسطے اس کے لکھے جاتے ہیں اور ابی درداؔ نے سید انبیاءؐ سے نقل کی ہے کہ فرمایا کوئی تم لوگوں میں ایسا نہیں ہے کہ بیچ ایک شب کے ثلث قرآن پڑھے، کہا میں نے یا رسولؐ اللہ کون پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا کہ قل ھواللہ پڑھو کہ ثواب اس کا مثل ثواب ثلث قرآن کے ہے اور اگر دوبارہ پڑھا ہو تو گویا دو ثلث قرآن پڑھا۔ اور اگر تین بار پڑھو تو سب قرآن پڑھا ہو۔ اور جو شخص کہ اپنے گھر میں جائے اور اس سورہ کو پڑھے تو فقر اور احتیاج اس گھر سے باہر جاوے اور تونگری و فراخی بیچ اس گھر کے آوے۔ انس بن مالک نے رسولؐ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جو ایک بار اس سورہ کو پڑھے حق تعالیٰ برکت دے اس کو بیچ نفس اور مال کے اور جو دو مرتبہ پڑھے اس کو اور اہل اس کے کو برکت دے اور جو تین مرتبہ تلاوت کرے برکت دے واسطے اس کے اور ہمسایہ اس کے کے اور اگر بارہ مرتبہ پڑھے تو بارہ قصر بیچ بہشت کے واسطے اس کے بنا کرے اور فرشتوں کو کہے کہ آؤ تا قصر ہائے برادر اپنے کو دیکھو کہ کیونکر بنا کیا ہے۔ اور اگر سو مرتبہ پڑھے تو گناہ پچپن برس کے اس کے بخشے جائیں سوائے خون ناحق اور غصب اموال کے، اگر چار سو مرتبہ پڑھے تو گناہ چار سو برس کے اس کے بخشے جاویں۔ اور اگر ہزار مرتبہ پڑھے تو نہ مرے جب تک کہ جگہ اپنی کو بیچ بہشت کے نہ دیکھے یا اور آدمی اس کی جگہ کو دیکھیں۔ سہل بن ساعدی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک مرد نزدیک پیغمبرؐ کے آیا اور فقر و فاقہ اور .... بیچ گھر اپنے کے جائے تو سلام کر تو کسی کو دیکھے نہ دیکھے تو اور ایک مرتبہ قل ھواللہ پڑھ، اس مرد نے ساتھ اس عمل کے اقدام کیا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے روزی اس کے اوپر اس کے فراخ کی تا آن کہ ہمسایہ کو بھی اپنے اس نے محفوظ کیا۔ سکوتی نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے نقل کی کہ جس وقت سعد بن معاذ نے وفات کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز اوپر اس کے پڑھی اور فرمایا کہ جبرئیل نے ساتھ ستر ہزار فرشتہ کے نماز

پیچھے میرے اوپر سعد کے پڑھی۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ سعد نے یہ فضیلت کس چیز سے پائی، فرمایا: قل ھواللہ کو اس نے ورد کیا تھا اور ہمیشہ اُٹھتے اور بیٹھتے اور سوار اور پیادہ اور آتے جاتے پڑھتا تھا۔ انس نے روایت کی ہے کہ ایک روز ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ تبوک کے تھا میں، اس روز آفتاب طالع ہوا ساتھ ایسے نور اور شعاع کے کہ مثل اس کا ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے، کہا میں نے یا رسول اللہ یہ کیا نور ہے کہ اوپر آفتاب کے غالب ہوا، آنحضرت متفکر ہوئے، جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ معاد یہ لیثی بیچ مدینے کے فوت ہوا تھا، حق تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ اس پر نماز پڑھیں۔ حضرت صلعم نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کہاں سے پایا؟ کہا: ساتھ ورد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے کہ اس کو بیٹھے اور کھڑے اور چلتے اور پھرتے اور گاہ و بیگاہ پڑھتا تھا۔ کہا اے جبرئیل مجھ کو یہ آرزو ہے کہ اوپر اس کے نماز پڑھوں میں پس طئ ارض ہوئی اور آنحضرت تبوک سے طرف مدینہ کے آئے اور ساتھ فرشتوں کے نماز پڑھی، اور ابوعبداللہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک روز اور ایک شب کی پانچوں نماز یومیہ میں قل ھواللہ نہ پڑھے، تو اس کو کہتے ہیں کہ اے بندۂ خدا تو نماز پڑھنے والوں میں نہیں ہے اور اسحق بن عمار سے نقل ہے کہ ابی عبداللہ نے فرمایا کہ جس کو ایک جمعہ گزرے اور بیچ اس کے قل ھواللہ نہ پڑھے اور مرے تو دین ابولہب پر مرے گا۔ اور انھیں حضرت سے مروی ہے کہ جو ایمان بخدا اور روز قیامت کے رکھے چاہئے کہ قرأت قل ھواللہ کو بیچ نماز کے ترک نہ کرے، کس واسطے کہ جو قرأت اس کی کرے خیر دنیا اور آخرت کو جمع کرے، اور بخشے اللہ تعالیٰ اس کو اور ماں باپ اور فرزند اس کے کو اور عبداللہ بن حجر نے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ سے سنا میں نے کہ فرمایا کہ جو بیچ عقبِ نماز صبح کے گیارہ مرتبہ قل ھواللہ پڑھے بیچ اس روز کے کوئی گناہ اس سے صادر نہ ہوگا اور شیطان کو ذلیل و خوار رکھے گا۔ اور ابی الحسن سے روایت ہے کہ جو نزدیک سلطان جبّار و قہار کے جایا چاہے اور اس سے خائف ہو تو قل ھواللہ اوپر منھ اور چپ و راست اور پیچھے اپنے کے دم کرے تو حق تعالیٰ خیر اس سلطان کو اوپر اس کے پہنچادے اور شر اس کے کو دفع کرے اور امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قل ھواللہ سوتے وقت پڑھے حق تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخشے۔ ابن عباس سے نقل ہے کہ عامر بن طفیل اور ارید بن ربیعہ برادر لبید نزدیک رسول اللہ کے آئے، عامر نے کہا اے محمدؐ ہم کو ساتھ کس کے دعوت کرتا ہے تو فرمایا: تم کو ساتھ خدا کے کہ مستجمع جمیع صفات کمال کا ہے دعوت کرتا ہوں میں، کہا کہ ہم سے وصف اس کا بیان کرو کہ وہ طلا سے ہے یا نقرہ سے یا آہن سے یا چوب سے، یہ سورہ نازل ہوا۔ انھوں نے نہ مانا۔ پیچھے ان کے صاعقہ آیا اور ارید کو جلایا۔ اور عامر بھاگا۔ اتفاقاً نیزہ اوپر پہلو اس کے کے لگا۔ اور ہلاک ہوا اور معلوم نہ ہوا کہ کہاں سے آیا۔

بیچ معالم التنزیل کے ہے کہ یہودان نے کہا کہ یا ابوالقاسم وصف خدا کا کرتا ساتھ تیرے ایمان لاؤں میں، کس واسطے کے وصف اس کے بیچ توریت میں دیکھے ہیں ہم نے، کہو تو کیا چیز ہے اور کیا کھاتا ہے اور کیا پیتا ہے اور کس سے

میراث لی ہے اور میراث اس کی کون لے گا، پس یہ سورہ اترا۔
قَوْلُهٗ—قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

کہہ تو اے محمدؐ اس سے کہ تجھ کو پوچھتا ہے کہ وہ خدائے مستجمع صفات کمال ہے اور یگانہ ہے یعنی متوحد ہے ساتھ ذات کے اور منفرد ہے ساتھ صفات کے اور اکثر مفسر اوپر اس کے ہیں کہ ضمیر شان ہے یعنی شان اور امر عظیم یہ ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کا ثانی نہیں ہے، بیچ اُلوہیت اور قدمیت کے۔ ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیرالمومنین نے فرمایا کہ معنی اللہ کے معبود کے ہیں، ایسا معبود کہ گرویدہ ہوں طرف اس کے اور متحیر ہوں بیچ صفات اس کے تمام عالم اور پوشیدہ ہو دریافت کرنے بینائی سے اور محجوب ہو وہم اور خطرات سے، بعد اس کے فرمایا کہ معنی کلام امیرالمومنین کے یہ ہیں کہ اللہ معبود ہے کہ بندے والہ اور متحیر اور سرگرداں ہیں دریافت ماہیت اس کی سے اور اس کا نظیر اور مثل نہ ہو بیچ ذات اور صفات کے۔

قَوْلُهٗ—اَللّٰهُ الصَّمَدُ:

معبود بحق پناہ سب محتاجوں اور نیازمندوں کا ہے اور بے نیاز ہے غیر اپنے سے، پس نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے برخلاف اس کے جو زعم یہودیوں کا ہے، اور بیچ تفسیر ماوردی کے لکھا ہے کہ صمد وہ ہے کہ جو چاہے کرے اور بیچ عین المعانی کے امام علی بن موسیٰ الرضاؑ سے نقل کیا ہے کہ صمد وہ ہے کہ عقلیں دریافت کیفیت اس کی سے ناامید ہوں۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ باپ میرے زین العابدینؑ نے اپنے باپ حسینؑ بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ صمد وہ ہے کہ اس کو خوف نہ ہو اور صمد وہ ہے کہ نہ کھائے اور نہ پئے اور صمد وہ ہے کہ خواب نہ کرے، یعنی ایسا زندہ کہ ساتھ تینوں حاجتوں بشری کے محتاج نہ ہو اور صمد سید مطاع ہے کہ اوپر اس کے حکم کرنے والا اور منع کرنے والا نہ ہو۔ اور محمد حنفیہ سے نقل کی ہے کہ صمد قائم بنفسہ ہے۔ اور غنی بالذات اپنی سے اور کون وفساد سے متعالی اور غیر موصوف ہو ساتھ نظائر اور امثال کے اور علی بن زین العابدینؑ نے فرمایا کہ صمد وہ ہے کہ اس کے شریک نہ ہوں اور بیچ رنج کے نہ ڈالے۔ اس کو نگاہ رکھنا کسی چیز کا اور پنہاں نہ ہو اس سے کوئی چیز اور وہب سے نقل ہے کہ صمد وہ ہے کہ جس وقت ارادہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا کرے ساتھ لفظ کن کے ایجاد اور ابداع اس کا کرے اور یہ اضداد و اشکال اور اوضاع مختلفہ احداث اس کا کرے اور منفرد ہو ساتھ وحدت کے اور اس کا ضد اور مثل نہ ہو۔ امام جعفر صادقؑ سے معنی صمد کے پوچھے فرمایا کہ تفسیر صمد وہ ہے کہ بعد اس کے فرمانا ہے **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ** نہیں جنا یعنی نہیں نکلی اس سے کوئی چیز کثیف کہ وہ ولد ہے اور سب اشیاء کثیف کہ مخلوق سے پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ چیز لطیف کہ مانند نفس کے اور منبعث نہ ہوا اس سے کوئی عوارض مانند نوم اور خطر اور غم اور حزن اور بہجت اور ضحک اور بُکا اور خوف اور رجا اور رغبت اور شامہ اور جوع اور شبع اور سوا اس کے یعنی متعالی ہے کہ متولد ہو اور باہر آئے اس سے اشیاء کثیفہ اور لطیفہ اور پیدا نہیں کیا گیا یعنی باہر نہ آیا ہو کسی چیز سے جیسے کہ اجزائے کثیفہ باہر آتے ہیں عناصر سے جیسے حیوان حیوان سے اور نبات زمین سے اور پانی چشموں سے اور اثمار درختوں سے

جیسے کہ اشیائے لطیفہ کہ مرکز اپنے سے باہر آتی ہیں، مانند بینائی آنکھ سے اور سمع کان سے اور سونگھنا ناک سے، اور مزہ منھ سے اور کلام زبان سے اور معرفت اور تمیز قلب سے اور آگ پتھر سے۔ بلکہ وہ صمد ہے، ایک ہے کہ لَا مِنْ شَيئٍ ہے اور لَا فِيْ شَيئٍ وَ لَا عَلٰی شَيئٍ ہے اور مبدع اشیا اور منشی امور بہ قدرت اور فنا کرنا اس کا ساتھ مشیت کے اور باقی رکھنا اس کا ساتھ مصلحت کے۔

قولہ—وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

اور نہیں ہے اور نہ تھا واسطے اس کے ہمتا اور مماثل کوئی، یعنی اس کا مثل و نظیر اور شبہ بیچ ذات اور صفات کے نہیں ہے، بعد اس کے فرمایا کہ جان کہ لَمْ یَلِدْ رد اس جماعت کی ہے کہ عزیر اور مسیح کو بیٹے خدا کے کہتے تھے۔ اور لَمْ یَلِدْ رد نصاریٰ کی ہے کہتے تھے کہ مسیح خدا ہے اور لَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ رد مجوس اور مشرکین ہے کہ کہتے تھے کہ اس کے شریک اور انباز ہیں، اور بعضے کہتے ہیں کہ نزدیک معطلہ کے عالم کا کوئی صانع نہیں ہے اور فلاسفہ اوپر اس کے ہیں کہ ایک صانع ہے۔ لیکن نام اور صفت نہیں ہے اور مذہب مثنویان وہ ہے کہ شریک رکھتا ہے اور معتقد مشبہ کی دو ہے یعنی مانند ہے اس کا خلق میں اور یہود و ترسا کہتے ہیں کہ زن و فرزند ہیں، اور اعتقاد مغان کا یہ ہے کہ کفو رکھتا ہے کہ جب بندہ مومن کہتا ہے کہ تعطیل سے بیزار ہوا اور جس وقت اللہ کہا گفتار فلاسفہ سے پھرا۔ اور جس وقت احد کہا روش مثنویہ سے علٰحیدہ هُوَ اللّٰہُ الصَّمَدُ کہا مذہب مشبہ سے دور ہوا اور جس وقت لَمْ یَلِدْ اور وَلَمْ یُوْلَدْ کہا یہود اور ترسا سے بیزاری کی۔ اور جب ولم یکن لہ کفوا احد کہا معتقد مغان سے مبرّا ہوا۔''

جہاں تک مولانا سید علی صاحب کے ترجمۂ قرآن مجید کا تعلق ہے اسے ۱۳۰۸ھ میں جناب بحر العلوم مولانا سید محمد حسین عرف علن صاحب قبلہ نے دوبارہ مطبع اعجاز محمدی واقع کوچہ حکیمان اکبر آباد سے اس طرح شائع کرایا تھا کہ یہ ترجمہ بین السطور میں تھے اور حاشیہ پر ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ کی تفسیر خلاصۃ المنہج کا ترجمہ بقلم جلی شائع کیا گیا تھا۔ آج یہ نسخہ بھی نایاب ہے۔

میں کوئی عالم دین نہیں ہوں کہ تفسیر کے سلسلے میں کوئی رائے دے سکوں۔ البتہ چند امور کی جانب توجہ دلانا ضروری تصور کرتا ہوں:

۱— اردو زبان کی یہ پہلی تفسیر ہے اس لئے تاریخ ادب اردو میں اس کا ایک خاص مقام ہے۔

۲— لکھنؤ میں اردو نثر نگاری کا آغاز ۱۲۴۰ھ سے ہوا اور یہ تفسیر ۱۲۵۳-۵۴ھ میں لکھی گئی جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ نثر اردو کے بالکل ابتدائی دور کی کتاب ہے۔

۳— مفسر نے یہ احتیاط برتی ہے کہ ساری تفسیر احادیث کے ذریعہ کی ہے اور پوری تفسیر میں دس ہزار سے زیادہ احادیث جمع کر دی گئی ہیں۔

۴— تفسیر کی زبان ویسی ہی ہے جیسی کہ اس دور کے علماء عام طور پر استعمال کرتے تھے۔

۵— باوجود اس امر کے کہ ''زبان اردو عوام فہم'' میں ''تفسیر ہندی'' لکھنے کا دعویٰ کیا گیا ہے لیکن عربی اور فارسی الفاظ کافی استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہ علماء کی زبان پر

چڑھے ہوئے تھے۔

تفسیر توضیح مجید کو تفسیر زبر و بینہ بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ تفسیر میں سیکڑوں آیاتِ قرآنی کی تفسیر اعداد زبر و بیّنہ کی مدد سے کی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ میں تفسیر سے زبر و بیّنہ کی مثالیں پیش کروں، میں یہ ضروری تصور کرتا ہوں کہ چند جملوں میں زبر و بیّنہ کی تشریح کردوں اس لئے کہ شاید بعض حضرات اس سے واقف نہ ہوں۔

واقعہ یوں ہے کہ حروف ابجد کے اعداد دو طریقوں سے نکالے جاتے ہیں۔ ایک طریقہ زبر کہلاتا ہے اور دوسرا بیّنہ۔ زبر حرف ابجد کی خطی صورت ہے اور بینات انھیں حروف کی ملفوظی شکل کی اس صورت کو کہتے ہیں کہ جس میں سے زبر کو ساقط کردیا جاتا ہے۔ مثلاً ا ب ج د ہ و وغیرہ زُبر ہیں۔ انھیں حروف کی ملفوظی شکل یہ ہوگی۔ الف با جیم ھا واوَ اب اس ملفوظی شکل میں سے زبر ساقط کردیجئے تو لف ا یم ا او باقی رہ جاتا ہے اور اسے بیّنہ کہتے ہیں۔

اگلے صفحے پر ہم حروف ابجد کے زبر و بیّنات اور ان کے اعداد کا چارٹ درج کر رہے ہیں جن سے اس تفسیر کی مخصوص صنعت کو سمجھنا آسان ہوگا۔

اب تفسیر کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔ واوین میں مصنف کی عبارت ہے اور قوسین میں میں نے اعداد دے کر اس کی تشریح کی ہے تا کہ عام قارئین بھی مستفید ہوسکیں۔

(۱) الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۔

''تفصیل اس کی یہ ہے کہ اَلْکِتٰب چھ حروف ہیں۔ عدد اس کے بہ حساب زُبر چار سے چوون ہیں۔ مطابق اس کے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ هُوَ اِمَامُ الْحَقِّ''

(تشریح:

ا ل ک ت ا ب

۱ ۳۰ ۲۰ ۴۰۰ ۱ ۲ = ۴۵۴

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ هُوَ اِمَامُ الْحَقِّ

ع ل ی و ل ی ل ل ا ہ ہ

۷۰ ۳۰ ۱۰ ۶ ۳۰ ۱۰ ۳۰ ۳۰ ۱ ۵ ۵

و ا م ا م ا ل ح ق

۶ ۱ ۴۰ ۱ ۴۰ ۱ ۳۰ ۸ ۱۰۰ = ۴۵۴)

''عدد اس کے بہ حساب بیّنات تین سے چوالیس ہوتے ہیں خارج ہوتی ہے مطابق اس عدد کے یہ عبارت عَلِیٌّ هُوَ اِمَامُ الْحَقِّ''

(تشریح: ا ل ک ت ا ب کے بینات درج ذیل ہیں:

ل ف ا م ا ف ا ل ف ا

۳۰ ۸۰ ۱ ۴۰ ۱ ۸۰ ۱ ۳۰ ۸۰ ۱= ۳۴۴

عَلِیٌّ هُوَ اِمَامُ الْحَقِّ

ع ل ی ہ و ا م ا م ب ا ل ح ق

۷۰ ۳۰ ۱۰ ۵ ۶ ۱ ۴۰ ۱ ۴۰ ۲ ۱ ۳۰ ۸ ۱۰۰

= ۳۴۴)

''اور لِلْمُتَّقِیْنَ سات حرف ہیں اور عدد اس کے بہ

زبر	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اَعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
بینات	لف	ا	یم	ال	ا	او	ا	ا	ا	ا	اف	ام	یم	دن
اعداد	۱۱۰	۱	۵۰	۳۱	۱	۷	۱	۱	۱	۱	۸۱	۴۱	۵۰	۵۶
زبر	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰
بینات	ی ن	ی ن	ا	او	اف	ا	ی ن	ا	ا	ا	ال	او	ا	ی ن
اعداد	۶۰	۶۰	۱	۵	۸۰	۱	۶۰	۱	۱	۱	۳۱	۵	۱	۶۰

حساب زبر چھ سے ساٹھ ہیں، مطابق اس کے یہ عبارت پیدا ہوتی لِمَوَالِی الْاَئِمَّۃِ وَحُبِّھِمْ وَلِمَوَالِی اٰلِ نَبِیِّ وَالْاَشْیَاعِ"

حاصل اس کا یہ ہوا ہے کہ یہ کتاب ہے کہ پیچ اس کے ہدایت ہے واسطے موالیانِ آئمہ کے اور جب انہیں آئمہ کی اور ہدایت ہے واسطے موالیان نبی کے اور شیعیان ان کے کی، پس عبارت عربی اس نہج سے مثلاً ہوگی ھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ اَیْ ھُدًی لِمَوَالِی الْاَئِمَّۃِ وَحُبِّھِمْ وَھُدًی لِمَوَالِی آلِ النَّبِیِّ وَالْاَشْیَاعِ"

(تشریح: لِلْمُتَّقِیْنَ

ل ل م ت ق ی ن

۳۰ ۳۰ ۴۰ ۴۰۰ ۱۰۰ ۱۰ ۵۰ = ۶۶۰

ھُدًی لِمَوَالِی الْاَئِمَّۃِ وَحُبِّھِمْ

ہ د ل م و ا ل ی ا ل ا ا م ت و

۵ ۴ ۳۰ ۴۰ ۶ ۱ ۳۰ ۱۰ ۱ ۳۰ ۱ ۱ ۴۰ ۴۰۰ ۶

ح ب ہ م

۸ ۲ ۵ ۴۰ = ۶۶۰

لِمَوَالِی اٰلِ النَّبِیِّ وَالْاَشْیَاعِ

ل م و ا ل ی ا ل ا ل ن ب ی

۳۰ ۴۰ ۶ ۱ ۳۰ ۱۰ ۱ ۳۰ ۱ ۳۰ ۵۰ ۲ ۱۰

و ا ل ا ش ی ا ع

۶ ۱ ۳۰ ۱ ۳۰۰ ۱۰ ۱ ۷۰ = ۶۶۰)

''اور زبر لِلْمُتَّقِیْنَ سے یہ عبارت بھی پیدا ہوتی ہے:

لِمَوَالِی عَلِیٍّ وَصِیِّ الرَّسُوْلِ"

(تشریح: اس عبارت کے عدد درج ذیل ہیں:

ل م و ا ل ی ع ل ی و ص ی ا

۳۰ ۴۰ ۶ ۱ ۳۰ ۱۰ ۷۰ ۳۰ ۱۰ ۶ ۹۰ ۱۰ ۱

ل ر س و ل

۳۰ ۲۰۰ ۶۰ ۶ ۳۰ = ۶۶۰)

''اور عدد لِلْمُتَّقِیْنَ کے یہ حساب بینات دو سے اکہتر ہوتے ہیں، مطابق اس کے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے:

هٰؤُلَاءِ مُحِبُّوا عَلِیٍّ وَاَوْلَادِہٖ جِدًّا اور وَھُمْ

مُحِبُّوا عَلِيٍّ وَاَوْلَادِہٖ“

(تشریح: لِلْمُتَّقِیْن کے بینات درج ذیل ہیں:

ا م ا م ی م ا ا ف ا و ن

۱ ۱۴۰ ۴۰ ۱۰ ۱۴۰ ۱ ۱۸۰ ۶ ۵۰

= ۲۷۱

هٰؤُلَاءِ مُحِبُّوا عَلِيٍّ وَاَوْلَادِہٖ جِدًّا۔

ہ ا و ل ا ا م ح ب و ع ل ی

۵ ۱ ۶ ۳۰ ۱ ۱ ۴۰ ۸ ۲ ۶ ۷۰ ۳۰ ۱۰

و ا و ل ا د ہ ج د ا

۶ ۱ ۶ ۳۰ ۱ ۵۴ ۳ ۴ ۱ = ۲۷۱

وَهُمْ مُحِبُّوا عَلِيٍّ وَاَوْلَادِہٖ

و ہ م م ح ب و ا ع ل ی و ا و ل

۴۰۵۶ ۴۰ ۸ ۲ ۶ ۱۰۳۰۷۰۱ ۱۶ ۳۰۶

ا د ہ

۴ ۱ ۵ = ۲۷۱)

”اور یہ عبارت بھی بینات سے پیدا ہوتی ہے

هُمْ مَوَالِی عَلِیٍّ وَاَحِبَّاؤُہٗ“

(تشریح: اس عبارت کے اعداد یہ ہوتے ہیں:

ہ م م و ا ل ی ع ل ی و ا ح ب ا

۱۶۴۰۴۰۵ ۱۰۳۰ ۱۰۳۰۷۰ ۸۱۶ ۲ ۱

ہ و

۶ ۵ = ۲۷۱)

”اور عدد الغیب کے پانچ حرف ہیں بہ حساب زُبر ایک ہزار تینتالیس ہیں۔ مطابق اس کے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے۔

وَاَجَاءَ النَّاسَ وَانْبِسَاطُهُمْ وَقِيَامُ الْمَهْدِیِّ وَالْهُدٰی وَاِحْیَاءُ مَوَالِیْهِ قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ“

(تشریح: الغیب کے اعداد بہ حساب زبر درج ذیل ہیں:

ا ل غ ی ب

۱ ۳۰ ۱۰۰۰ ۱۰ ۲ = ۱۰۴۳)

اَجَاءَ النَّاسَ وَانْبِسَاطُهُمْ وَقِيَامُ الْمَهْدِیِّ وَاِحْیَاءُ مَوَالِیْهِ قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ“

ا ج ا ا ا ل ن ا س و ا ن ب س ا ط

۱ ۳۰۱۱۱۳ ۵۰ ۶۰۱ ۲۵۰۱۶ ۱۶۰ ۹

ہ م و ق ی ا م ا ل م ہ د

۵ ۴۰ ۶ ۱۰۰ ۱۰ ۱ ۴۰ ۱ ۳۰ ۴۰ ۵ ۴

ی و ا ل ہ د ی و ا ح ی ا م

۱۰ ۶ ۱ ۳۰ ۵ ۴ ۱۰ ۶ ۱ ۸ ۱۰ ۱ ۴۰

و ا ل ی ی ہ ق ب ل ی و م

۶ ۱ ۳۰ ۱۰ ۱۰ ۵ ۱۰۰ ۲ ۳۰ ۱۰ ۶ ۴۰

ا ل ح س ا ب

۱ ۳۰ ۸ ۶۰ ۱ ۲ = ۱۰۴۳)

”اور زبر الغیب سے یہ عبارت بھی پیدا ہوتی ہے:

اَلْخَلَفُ الصَّالِحُ هُوَ الْمَهْدِیُ الْهَادِیُ“‘‘

(تشریح: اَلْخَلَفُ الصَّالِحُ الْمَهْدِیُ الْهَادِیُ کے اعداد درج ذیل ہیں:

ا ل خ ل ف ا ل ص ا ل ح ا ل

۱ ۳۰ ۶۰۰ ۳۰ ۸۰ ۱ ۳۰ ۹۰ ۱ ۳۰ ۸ ۱ ۳۰

م ہ د ا ل ہ ا د ی

۴۰ ۵ ۴ ۱ ۳۰ ۵ ۱ ۴ ۱۰ = ۱۰۴۳)

''اور عدد الغیب کے بہ حساب بینات دو سے تیرہ ہوتے ہیں اور مطابق اس کے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے:

هُوَ ابنُ الْحَسَنِ''

تشریح: الغیب کے عدد بہ حساب بینات ۲۱۳ ہوتے ہیں۔

ل ف ا م ی ن ا ا

۳۰ ۸۰ ۱ ۴۰ ۱۰ ۵۰ ۱ ۱ =۲۱۳

هُوَ ابنُ الْحَسَنِ کے عدد بھی ۲۱۳ ہوتے ہیں۔

ملاحظہ ہو:

ہ و ا ب ن ا ل ح س ن

۵ ۶ ۱ ۲ ۵۰ ۱ ۳۰ ۸ ۶۰ ۵۰

=۲۱۳

اور وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ سترہ حرف ہیں۔ عدد اس کے بہ حساب زبر سات سے چھیاسی ہیں۔ مطابق اس کے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے: وَمِمَّا عَلَّمْنَا كَلاَمَنَا يَقْرَؤُنَ۔''

(تشریح: وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے اعداد یہ ہیں:

و م م ا ر ز ق ن ا ہ م ی ن

۶ ۴۰ ۴۰ ۱ ۲۰۰ ۷ ۱۰۰ ۵۰ ۱ ۵ ۴۰ ۱۰ ۵۰

ف ق و ن

۸۰ ۱۰۰ ۶ ۵۰ =۷۸۶

وَمِمَّا عَلَّمْنَا كَلاَمَنَا يَقْرَؤُنَ

و م م ا ع ل م ن ا ک ل ا م ن ا

۶ ۴۰ ۴۰ ۱ ۷۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۱ ۲۰ ۳۰ ۱ ۴۰ ۵۰ ۱

ی ق ر و ن

۱۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۶ ۵۰ =۷۸۶)

''اور تائید کرتی ہے اس کی وہ روایت کہ ذکر کیا اس کو علی بن ابراہیم نے پدر سے اپنے اور اس نے محمد بن ابی عمر سے اور اس نے جمیل بن صالح سے اور اس نے مفضل سے اور اس نے جابر سے اور اس نے ابی جعفر علیہ السلام سے کہ فرمایا ان حضرت نے الٓمٓ اور جو حرف کہ قرآن میں ہے قطع کی گئی ہیں اسم اعظم اللہ سے اور ترکیب دی ہے اس کی رسول نے یا امام علیہ السلام نے پس اگر کوئی دعا بحق اس حرف کے طلب کرے البتہ مقرون بہ اجابت ہوتی ہے۔''

(۲) ''اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاىِٔ ذِى الْقُرْبٰى۔

العدل پانچ حرف ہیں، زبر اس کے ایک سے پینتیس ہوتے ہیں۔ نکلی اس سے یہ عبارت اَحْمَدُ الْاُمِّیُّ''

(تشریح: العدل:

ا ل ع د ل

۱ ۳۰ ۷۰ ۴ ۳۰ =۱۳۵

اَحْمَدُ الْاُمِّیُّ:

ا ح م د ا ل ا م ی

۱ ۸ ۴۰ ۴ ۱ ۳۰ ۱ ۴۰ ۱۰ =۱۳۵)

''الاحسان سات حرف ہیں۔ زبر اس کے ایک سے اکاون ہوتے ہیں، نکلی اس سے یہ عبارت علی الھادؔ''

(تشریح:

ا ل ا ح س ا ن

۱ ۳۰ ۱ ۸ ۶۰ ۱ ۵۰=۱۵۱

عَلِیُّ الْهَادِ:

ع ل ی ا ل ہ ا د

۷۰ ۳۰ ۱۰ ۱ ۳۰ ۵ ۱ ۴

=۱۵۱)

''ذی القربی آٹھ حرف ہیں۔ زبر اس کے ایک ہزار ترپن ہوئے ہیں، نکلی اس سے یہ عبارت اَلْاَئِمَّةُ الْمَعْصُوْمُوْنَ هُمُ النُّقَبَاءُ جِدًّا''

(تشریح: ذی القربیٰ:

ذ ی ا ل ق ر ب ی

۷۰۰ ۱۰ ۱ ۳۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۲ ۱۰

=۱۰۵۳

اَلْاَئِمَّةُ الْمَعْصُوْمُوْنَ هُمُ النُّقَبَاءُ جِدًّا۔

ا ل ا ی م ت ا ل م ع ص و

۱ ۳۰ ۱ ۱۰ ۴۰ ۴۰۰ ۱ ۳۰ ۴۰ ۷۰ ۹۰ ۶

م و ن ہ م ا ل ن ق ب ا

۴۰ ۶ ۵۰ ۵ ۴۰ ۱ ۳۰ ۵۰ ۱۰۰ ۲ ۱

ا ج د ا

۱ ۳ ۴ ۱ =۱۰۵۳)

''اَهْلُ الذِّكْرِ آٹھ حرف ہیں۔ بینات اس کے چار سے سولہ ہوتے ہیں۔ مطابق اس کے یہ عبارت نکلی اَلْمُصْطَفٰی وَابْنُ اَبِی طَالِبٍ وَاٰلِهٖ''

تشریح: اهل الذکر کے بینات درج ذیل ہیں:

ل ف ا ا م ل ف ا م ا ل

۳۰ ۸۰ ۱ ۱ ۴۰ ۳۰ ۸۰ ۱ ۴۰ ۱ ۳۰

ا ف ا

۱ ۸۰ ۱ =۴۱۶)

اَلْمُصْطَفٰی وَابْنُ اَبِی طَالِبٍ وَاٰلِهٖ

ا ل م ص ط ف ی و ا ب ن

۱ ۳۰ ۴۰ ۹۰ ۹ ۸۰ ۱۰ ۶ ۱ ۲ ۵۰

ا ب ی ط ا ل ب و ا ل ہ

۱ ۲ ۱۰ ۹ ۱ ۳۰ ۲ ۶ ۱ ۳۰ ۵

=۴۱۶)

(۴) كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

''کلمۃ طیبۃ آٹھ حرف ہیں، زبر اس کے نو سے گیارہ ہیں۔ بینات اس کا ایک سے ستتر ہوتے ہیں اور مجموع اس کا ایک ہزار اٹھاسی ہوئے۔ اس سے یہ عبارت نکلی: دَعْوَةُ الْمُرْسَلِيْنَ بِاِسْلَامِهِمْ جِدًّا''

(تشریح: کلمۃ طیبۃ کے اعداد

زبر سے:

ک ل م ت ط ی ب ت

۲۰ ۳۰ ۴۰ ۴۰۰ ۹ ۱۰ ۲ ۴۰۰

=۹۱۱

بینات:

ا ف ا م ی م ا ا ا

۱ ۸۰ ۱ ۴۰ ۱۰ ۴۰ ۱ ۱ ۱

=۱۷۷

مجموعی اعداد زبر و بینات: ۱۰۸۸

دَعْوَۃُ الْمُرْسَلِیْنَ بِاِسْلَامِہِمْ جِدًّا کے اعداد۔

د ع و ت ا ل م ر س ل ی

۴ ۷۰ ۶ ۴۰۰ ۱ ۳۰ ۴۰ ۲۰۰ ۶۰ ۳۰ ۱۰

ن ب ا س ل ا م ہ م ج

۵۰ ۲ ۱ ۶۰ ۳۰ ۱ ۴۰ ۵ ۴۰ ۳

د ا

۴ ۱ =۱۰۸۸

کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ: نوحرف ہیں۔ بینات اس کے ایک سوستانوے ہوتے ہیں۔ نکلی اس سے یہ عبارت ھی محمد الامی جداً''

(تشریح: کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ کے بینات درج ذیل ہیں:

ا ف ی ن ی م ا ا ا ا ا ا

۱ ۸۰ ۱۰ ۵۰ ۱۰ ۱۴۰ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱

=۱۹۷

ھِیَ مُحَمَّدُ الْاُمِّیُّ جِدًّا کے اعداد ملاحظہ ہوں:

ہ ی م ح م د ا ل ا م ی

۵ ۱۰ ۴۰ ۸ ۴۰ ۴ ۱ ۳۰ ۱ ۴۰ ۱۰

ج د ا

۳ ۴ ۱ =۱۹۷)

''وَفَرْعُھَا چھ حرف ہیں۔ بینات اس کا ایک سے اسّی، نکلی اس سے یہ عبارت:

ھُوَ عَلِیُّ الْھَادِی جِدًّا''

(تشریح: وَفَرْعُھَا کے بینات

ا و ا ا ی ن ا ل ف

۱ ۶ ۱ ۱ ۱۰ ۵۰ ۱ ۳۰ ۸۰

=۱۸۰

ھُوَ عَلِیُّ الْھَادِی جِدًّا کے اعداد

ہ و ع ل ی ا ل ہ ا د

۵ ۶ ۷۰ ۳۰ ۱۰ ۱ ۳۰ ۵ ۱ ۴

ی ج د ا

۱۰ ۳ ۴ ۱ =۱۸۰

(۵) اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔

''الکوثر چھ حرف ہیں۔ زبر اس کی سات سے ستاون ہوتے ہیں۔ نکلی اس سے یہ عبارت نَھْرٌ فِی الْجِنَانِ لِحَبِیْبِ اللّٰہِ وَوَلِیِّہٖ وَاَوْلَادِھِمَا جِدًّا۔ اور بینات اس کی دو سو اکتالیس ہوتی ہیں اور مجموع انھیں دونوں کی نو سے اٹھانوے ہوتے ہیں، نکلی اس سے یہ عبارت نَھْرٌ فِی الْجِنَانِ لِاٰلِ الْعِبَا وَلَیْسَ لِاَحَدٍ فِیْہِ حَقٌّ''

(تشریح: الکوثر کے اعداد

زبر سے:

ا ل ک و ث ر

۱ ۳۰ ۲۰ ۶ ۵۰۰ ۲۰۰ =۷۵۷

بینات سے:

ل ف ا م ا ف ا و ا ا

۳۰ ۸۰ ۱ ۴۰ ۱ ۸۰ ۱ ۶ ۱ ۱

=۲۴۱

مجموع زبر و بینات =۹۹۸

نَھْرٌ فِی الْجِنَانِ لِحَبِیْبِ اللّٰہِ وَوَلِیِّہٖ وَاَوْلَادِھِمَا جِدًّا کے اعداد:

ن ہ ر ف ی ا ل ج ن ا ن ل ح

۸ ۳۰ ۵۰۱ ۵۰۳ ۳۰۱ ۱۰ ۸۰۲۰۰۵۵۰

ب ی ب ا ل ل ہ و و ل ی ہ و ا

۱۲ ۵۱۰ ۳۰۶ ۶ ۵ ۳۰۳۰ ۱ ۲ ۱۰ ۲

و ل ا و ہ م ا ج د ا

۱ ۴ ۳ ۱ ۴۰ ۵ ۶ ۱ ۳۰ ۶

=۷۵۷

نَھْرٌ فِی الْجِنَانِ لِاٰلِ الْعَبَا وَلَیْسَ لِاَحَدٍ فِیْہِ حَقٌّ

کے اعداد:

ن ہ ر ف ی ا ل ج ن ا

۱ ۵۰۳ ۳۰ ۱ ۱۰ ۸۰ ۲۰۰ ۵ ۵۰

ن ل ا ا ل ا ل ع ب ا

۱ ۲ ۷۰ ۳۰ ۱ ۳۰ ۱ ۱ ۳۰ ۵۰

و ل ی س ل ا ح د ف

۸۰ ۴ ۸ ۱ ۳۰ ۶۰ ۱۰ ۳۰ ۶

ی ہ ح ق

(۹۹۸= ۱۰۰ ۸ ۵ ۱۰

(۶) ''اَلتِّیْنُ وَالزَّیْتُوْنُ تیرہ حرف ہیں۔ زبر ایک ہزار ایک ہوتے ہیں۔ نکلی اس سے یہ عبارت: اَلْمُجْتَبیٰ وَالْحُسَیْنُ الشَّہِیْدُ''

(تشریح: اَلتِّیْنُ وَالزَّیْتُوْنُ کے زبر یہ ہیں:

ل ت ی ن و ا ل ز ی ت و ن

۵۰ ۶ ۴۰۰ ۱۰ ۷ ۳۰ ۱ ۶ ۵۰ ۱۰ ۴۰۰ ۳۰

=۱۰۰۱

اَلْمُجْتَبیٰ وَالْحُسَیْنُ الشَّہِیْدُ'' کے عدد ملاحظہ ہوں:

ا ل م ج ت ب ی و ا ل ح

۸ ۳۰ ۱ ۶ ۱۰ ۲ ۴۰۰ ۳ ۴۰ ۳۰ ۱

س ی ن ا ل ش ہ ی د

۴ ۱۰ ۵ ۳۰۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰ ۶۰

(۱۰۰۱=

''وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ نو حرف ہیں۔ زبر اس کے چار سے ایک ہوتے ہیں۔ نکلی اس سے یہ عبارت: عَلِیُّ الْوَلِیُّ سَیِّدُ الْاَوْصِیَاءِ۔

(تشریح: وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ کے عدد درج ذیل ہیں:

و ط و ر س ی ن ی ن

۵۰ ۱۰ ۵۰ ۱۰ ۶۰ ۲۰۰ ۶ ۹ ۶

=۴۰۱

عَلِیُّ الْوَلِیُّ سَیِّدُ الْاَوْصِیَاءِ کے اعداد درج ذیل ہیں:

ع ل ی ا ل و ل ی س ی د ا ل

۳۰ ۱ ۴ ۱۰ ۶۰ ۱۰ ۳۰ ۶ ۳۰ ۱ ۱۰ ۳۰ ۷۰

ا و ص ی ا ا

=۴۰۱　۱ ۱ ۱۰ ۹۰ ۶ ۱

''وَھٰذَا الْبَلَدُ الْاَمِیْنُ چودہ حروف ہیں، زبر اس کے نو سو گیارہ ہوتے ہیں، نکلی اس سے یہ عبارت نکلی: ھٰذَا مُحَمَّدٌ وَھُوَ حَبِیْبُ اللّٰہِ جِدًّا''

(تشریح: وَھٰذَا الْبَلَدُ الْاَمِیْنُ کے اعداد ملاحظہ ہوں:

و ہ ذ ا ل ب ل د ا ل ا

۱ ۳۰ ۱ ۴ ۳۰ ۲ ۳۰ ۱ ۷۰۰ ۵ ۶

م ی ن

۴۰ ۱۰ ۵۰ =۹۱۱

هٰذَامُحَمَّدٌ وَهُوَ حَبِيْبُ اللّٰهِ جِدًّا کے اعداد۔

ہ ذ ا م ح م د و ہ و ح ب

۵ ۷۰۰ ۱ ۴۰ ۸ ۴۰ ۴ ۶ ۵ ۶ ۸ ۲

ی ب ا ل ل ھ ج د ا

۱۰ ۲ ۱ ۳۰ ۳۰ ۵ ۳ ۴ ۱

(=۹۱۱

(۷) ''اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ستائیس حرف ہیں۔

زبر اس کے ایک ہزار چھ سے چونتیس ہوتے ہیں۔

نکلی یہ عبارت وَهُمْ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشِيْعَتُهٗ وَمَوَالِيْهِ''

(تشریح: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے اعداد یہ ہیں:

ا ل ل ذ ی ن ا ا م ن و ا و ع

۱ ۳۰ ۳۰ ۷۰۰ ۱۰ ۵۰ ۱ ۱ ۴۰ ۵۰ ۶ ۱ ۶ ۷۰

م ل و ا ا ل ص ا ل ح ا ت

۴۰ ۳۰ ۶ ۱ ۱ ۳۰ ۹۰ ۱ ۳۰ ۸ ۱ ۴۰۰

=۱۶۳۴

وَهُمْ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشِيْعَتُهٗ وَمَوَالِيْهِ کے اعداد

و ہ م ع ل ی ا ب ن ا ب ی ط ا

۶ ۵ ۴۰ ۷۰ ۳۰ ۱۰ ۱ ۲ ۵۰ ۱ ۲ ۱۰ ۹ ۱

ل ب ا م ی ر ل م و م ن ی ن

۳۰ ۲ ۱ ۴۰ ۱۰ ۲۰۰ ۳۰ ۴۰ ۶ ۴۰ ۵۰ ۱۰ ۵۰

و ش ی ع ت ھ و م و ا ل ی ہ

۶ ۳۰۰ ۱۰ ۷۰ ۴۰۰ ۵ ۶ ۴۰ ۶ ۱ ۳۰ ۱۰ ۵

(=۱۶۳۴)

(۸) ''الزکوٰۃ چھ حرف ہیں۔ زبر اس کے چار سے چونسٹھ ہوتے ہیں۔ نکلی اس سے یہ عبارت اَلْاِمَامُ الْهُمَامُ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ''

(تشریح: ا ل ز ک و ت

۱ ۳۰ ۷ ۲۰ ۶ ۴۰۰ = ۴۶۴

اَلْاِمَامُ الْهُمَامُ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

ا ل ا م ا م ا ل ہ م ا م و

۱ ۳۰ ۱ ۴۰ ۱ ۴۰ ۱ ۳۰ ۵ ۴۰ ۱ ۴۰ ۶

ھ و ع ل ی ب ن ا ب ی ط ا

۵ ۶ ۷۰ ۳۰ ۱۰ ۲ ۵۰ ۱ ۲ ۱۰ ۹ ۱

ل ب

۳۰ ۲ = ۴۶۴

ہم نے محض یہ چند مثالیں پیش کی ہیں جن سے اس تفسیر کی خصوصیت ناظرین پر واضح ہو جائے گی۔

قرآن پاک کی سیکڑوں آیات کے اعداد بہ حساب زبر و بینہ نکالنا اور پھر اس کے ہم عدد عبارتیں تیار کرنا بجائے خود بڑی جگر کاوی کا کام تھا لیکن مولانا سید علی صاحب نے اس ہفت خوان کو بڑی خوش اسلوبی سے طے کیا اور اس اعتبار سے ان کی تفسیر نہ صرف اردو میں بلکہ عربی و فارسی تفسیروں میں بھی اپنی مثال آپ کہی جاسکتی ہے۔

❀❀❀